قدیم و غیر مطبوعہ تذکرۂ صوفیہ کا اوّلین اُردو ترجمہ

مرآۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

قدیم و غیر مطبوعہ تذکرہ صوفیہ کا اوّلین اردو ترجمہ

مراۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

نام کتاب	....	مرآۃ الاسرار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Rs 300

حسب ارشاد

حضرت شاہ شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۸ھ)

سعی و اہتمام

حضرت شاہ سراج علی مدظلہٗ

سالک حق کے ساتھ پیوست ہوتا ہے) ذکر حق کے غیر کے ساتھ اور قول "اصلح خیراً" پر استقامت رکھتے ہیں۔ کیونکہ تعصب اور شرارت کو اس مسلک میں کوئی دخل نہیں۔ تمام علمائے اہل سنت و جماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حق ان چار مذاہب میں دائر ہے اور اس طائفہ کا مطلوب بھی یہی حق ہے۔ لہٰذا ان چاروں مذاہب کو صحیح مانتے ہیں۔ لیکن ایک مذہب پر عامل ہوتے ہیں اور ان تمام مذاہب کے جن اقوال کو قرآن وحدیث کے مطابق پاتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ الصُّوفِیُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ (یعنی صوفی وہ ہے جس کا کوئی خاص مذہب نہ ہو۔ یعنی ان چار ائمہ کرام میں سے کسی خاص کا تبع نہ ہو بلکہ محقق ہو یا اپنے شیخ کے مذہب پر ہو) کسی بزرگ نے اسی باب میں لکھا ہے: بیت

چوں بادِ صبا دربدر کوبکو طلب گار او یم طلب گار او

(یعنی بادِ صبا کی طرح ہم دربدر اور کوبکو (کوچہ بکوچہ) اس کی طلب میں پھرتے ہیں۔ اس کے طلب گار ہیں)

شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہٗ جو اس قوم کے مقتدا ہیں۔ چہل مجالس میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت کی تقلید بڑی چیز ہے۔ مگر یہ حضرات سب اس بات پر متفق ہیں کہ ہر شخص کا اعتقاد اس طرح ہونا چاہیے کہ اپنے امام کے مذہب کو اچھا سمجھے۔ لیکن متحمل خطا (یعنی ممکن ہے کہ اس میں خطا ہو) اور دوسرے ائمہ کرام کے مذہب کو خطا سمجھے۔ لیکن متحمل صواب (یعنی ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو) ظاہر ہے کہ اس قسم کے اعتقاد سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور خطا کے احتمال سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا تاکہ حق تعالیٰ کی عبادت اطمینان کے ساتھ کر سکے اور قیامت میں شرمساری نہ ہو اور وہ طریقہ جو بالکل صواب یعنی بہتری پر مبنی ہے۔ طریقِ صوفیا کرام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان تمام مجتہدین کو بزرگ جانے اور کسی کے قول کی مذمت نہ کرے اور جو کچھ نفس کے خلاف اور تقویٰ کے نزدیک ہو۔ اس پر عمل کرے اور عوارف المعارف کی پہلی فصل میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں آپ کی صحبت، نزولِ وحی کی برکت اور انوارِ نبوت کے پرتو سے امت کے نفوس برے کاموں کی سیاہی سے پاک وصاف ہو جاتے تھے اور لوگوں کے قلوب کی ہوا و ہوس سے طہارت ہو جاتی تھی لہٰذا لازماً ان کے عقائد اختلافات سے مبرا ہوتے